حرمتِ شراب

جناب ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب - مدینہ منورہ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا۔ (سورۃ البقرہ - آیت ۲۱۹)

ترجمہ: "اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے۔ اے نبی اُن کو کہو ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی ہے۔ اگرچہ ان میں کچھ منافع بھی ہیں۔ مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔"

شراب اور جوئے کے متعلق یہ وہ پہلا حکم ہے جس میں صرف اظہار ناپسندیدگی کر کے چھوڑ دیا گیا ہے۔ تاکہ ذہن اُن کی حُرمت قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔

پھر شراب پی کر نماز پڑھنے کی ممانعت آئی۔ پھر شراب اور جوئے اور اس نوعیت کی تمام چیزوں کو قطعی حرام قرار دیا گیا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى۔ (سورۃ النساء - ۴۳)

ترجمہ: "اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ"

شراب کے متعلق یہ دوسرا حکم ہے۔ پہلا حکم اُوپر گزر چکا ہے۔ اُس میں صرف یہ ظاہر کر کے چھوڑ دیا گیا تھا کہ شراب بُری چیز ہے۔ اللہ کو پسند نہیں۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک گروہ اس کے بعد ہی شراب سے پرہیز کرنے لگا تھا۔ مگر بہت سے لوگ اُسے بدستور استعمال کرتے رہے تھے۔ حتیٰ کہ بسا اوقات نشے کی حالت ہی میں نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے تھے اور کچھ کا کچھ پڑھ جاتے تھے۔

غالباً ۳ھ کی ابتدا میں یہ دوسرا حکم آیا اور نشے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کردی گئی - اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگوں نے اپنے شراب پینے کے اوقات بدل دیئے - اور ایسے اوقات میں شراب پینی چھوڑ دی جن میں یہ اندیشہ ہوتا کہ کہیں نشے کی حالت میں نماز کا وقت نہ ہو جائے -

اس کے کچھ مدت بعد شراب کی قطعی حرمت کا حکم آیا - جو سورہ مائدہ کی آیت ۹۰ - ۹۱ میں ہے - یہاں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ آیت میں سُکر یعنی نشہ کا لفظ آیا ہے - اس لیے یہ حکم صرف شراب کے لیے خاص نہ تھا، بلکہ ہر نشہ آور چیز کے لیے عام تھا - اور اب بھی اس کا حکم باقی ہے - اگرچہ نشہ آور اشیاء کا استعمال بجائے خود حرام ہے - لیکن نشہ کی حالت میں نماز پڑھنا دوہرا اور عظیم تر گناہ ہے -

جدید دور میں نشہ آور اشیا کے نام یہ ہیں - شراب، بھنگ، چرس، گانجا، افیون، کلورل ہائیڈریٹ، سیکونال سوڈیم، ٹوئے نال، مارفیا، کوکین، بینفے ڈرین، ہیروئن، ایل ایس ڈی اور راکٹ وغیرہ نیز محلول اور سفوف کی بد بو سونگھ کر نشہ کی چیزیں؛ مثلاً گلیو سنفنگ، کوکین، تمباکو اور چائے وغیرہ میں اگرچہ نشہ نہیں ہوتا، لیکن ان کی عادت عموماً پڑ جاتی ہے - ارشاد ربانی کا قطعی حکم:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ (سورہ المائدۃ — ۹۰-۹۱)

ترجمہ: "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں - ان سے پرہیز کرو، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہو گی - شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟"

اس آیت میں چار چیزوں کو قطعاً حرام قرار دیا گیا ہے - ایک شراب دوسرے قمار بازی تیسرے وہ مقامات جو خدا کے سوا کسی اور ہستی کی عبادت کرنے یا خدا کے سوا کسی اور کے نام پر قربانی اور

نذر و نیاز چڑھانے کے لیے مخصوص کیے گئے ہوں۔ چوتھے پانسے۔ شراب کی حرمت کے سلسلے میں اس سے پہلے دو حکم آچکے تھے۔ ایک سورہ البقرہ آیت ۲۱۹ میں، اور دوسرے سورۃ النساء آیت ۴۳ میں۔ اور اب یہ اس سلسلے کا تیسرا حکم تھا۔

اس آخری حکم اور پہلے دو حکموں کے درمیانی عرصے میں حرمتِ شراب کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں لوگوں کو متنبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو شراب سخت ناپسند ہے۔ بعید نہیں کہ اس کی قطعی حرمت کا حکم آجائے۔ لہٰذا جن لوگوں کے پاس شراب موجود ہے وہ اسے فروخت کر دیں۔ اس کے کچھ مدت بعد اُوپر والی آیات نازل ہوئیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کرا دیا کہ اب جن کے پاس شراب موجود ہے وہ نہ اُسے فروخت کر سکتا ہے اور نہ ہی پی سکتا ہے، بلکہ اُسے ضائع کر دیا جائے۔ چنانچہ اسی وقت مدینہ کی گلیوں میں شراب بہا دی گئی۔ بعض لوگوں نے پوچھا کہ ہم یہودیوں کو تحفہ میں کیوں نہ دے دیں؟ آپ نے فرمایا جس نے یہ چیز حرام کی ہے اس نے اسے تحفہ دینے سے بھی منع کر دیا ہے۔ بعض نے پوچھا کہ ہم شراب کو سرکہ میں کیوں نہ تبدیل کرلیں؟ آپ نے اس سے بھی منع فرما دیا۔ اور حکم دیا کہ نہیں اسے بہا دو۔ ایک صاحب نے باصرار دریافت کیا کہ کیا دوا کے طور پر استعمال کی اجازت ہے؟ فرمایا نہیں۔ یہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔

ایک اور صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایک ایسے علاقے کے رہنے والے ہیں جو نہایت سرد ہے۔ اور ہمیں محنت بھی بہت کرنی پڑتی ہے۔ ہم لوگ شراب سے تکان اور سردی کا مقابلہ کرتے ہیں۔ آپ نے پوچھا جو چیز تم پیتے ہو وہ نشہ کرتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا تو اس سے پرہیز کرو۔ اُنہوں نے عرض کیا مگر ہمارے علاقے کے لوگ تو نہیں مانیں گے۔ فرمایا وہ اگر نہ مانیں تو اُن سے جنگ کرو۔

مسندِ احمد بن حنبل میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

لعن اللہ الخمر وشاربہا و ساقیہا و بائعہا و مبتاعہا و عاصرہا و معتصرہا و حاملہا والمحمولۃ الیہ۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب[1] پر اور اس کے پینے[2] والے پر، پلانے[3] والے پر،

بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، کشید کرنے والے پر، کشید کرانے والے پر، سپلائی کرنے والے پر اور وصول کرنے والے پر۔ ان نو آدمیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

جبکہ ابن ماجہ کی روایت کے مطابق دس افراد پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ اور اس حدیث میں شراب کی کمائی کھانے والے پر بھی لعنت کی گئی ہے۔ حدیث رقم ۳۳۸۰/۳۳۸۱ سنن ابن ماجہ۔ ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دسترخوان پر کھانا کھانے سے منع فرمایا، جس پر شراب پی جارہی ہو۔ حتیٰ کہ ابتدا میں آپ نے اُن برتنوں تک کے استعمال کو منع فرمادیا تھا جن میں شراب بنائی اور پی جاتی تھی۔ بعد میں جب شراب کی حرمت کا حکم پوری طرح نافذ ہوگیا تب برتنوں پر سے یہ پابندی اُٹھالی گئی۔ خمر کا لفظ عرب میں اکثر انگور کی شراب کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ اور مجازاً گیہوں، جو، کشمش، کھجور اور شہد کی شرابوں کے لیے بھی یہ لفظ بولتے تھے۔ مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت کے اس حکم کو تمام ان چیزوں پر عام فرما دیا جو نشہ پیدا کرنے والی ہیں۔ چنانچہ احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشادات ملتے ہیں جن سے ہر نشہ آور چیز کی حرمت ثابت ہے۔

أن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت: سُئل رسول اللہ صلی اللہ عَلَیہِ وسلم عن البِتْع وھو نبیذ العسل وکان اھل الیمن یشربونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”کُلُّ شَرَابٍ أَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب سے متعلق پوچھا گیا جو یمن والے استعمال کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

(البخاری کتاب الاشربہ باب الخمر من العسل وھو البِتْع)

عن جابر بن عبد اللہ۔ أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال ”ما أَسْکَرَ کثیرہ، فقلیلُہٗ حرامٌ“ (سنن ابن ماجہ حدیث رقم ۳۳۹۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وانا انھی عن کل مُسکرٍ

میں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شرابی کے لیے کوئی متعین سزا مقرر نہ تھی۔ جو شخص اس جرم میں پکڑا جاتا اُسے جُوتے، لات، مُکے، بل دی ہوئی چادروں کے سونٹے اور کھجور کے سنٹے مارے جاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ چالیس ضربیں آپؐ کے زمانے میں اس جُرم پر لگائی گئی ہیں۔

حدیث أنس قال: جلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر، بالجرید والنعال وجلد ابوبکر اربعین۔ (متفق علیہ)

ایک دوسری حدیث جس کے راوی بھی حضرت انس ہیں، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے، جو صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شرابی کو چالیس ضربیں مارنے کا حکم دیا۔ اور ایسا ہی حضرت ابوبکرؓ کے دور میں کیا جاتا رہا۔ جب عمر الفاروق کا دور آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ فرمایا۔ عبدالرحمٰن کے مشورہ سے اسّی ضربوں کا حکم رائج کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی چالیس کوڑوں کی سزا شرابی کو ابتداء میں دی جاتی رہی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ اس جُرم سے باز نہیں آتے تو صحابہ کرام کے مشورے سے ۸۰ کوڑوں کی سزا مقرر کی۔

شریعت کی رُو سے یہ بات اسلامی حکومت کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ شراب کی بندش کے اس حکم کو بزورِ قوت نافذ کرے۔ حضرت عمر فاروق کے زمانے میں بنی ثقیف کے ایک شخص رُوَیشد نامی کی دکان اس بنا پر جلا دی گئی تھی کہ وہ خفیہ طور پر شراب بیچتا تھا۔ ایک دوسرے موقع پر ایک پورا گاؤں حضرت عمر فاروق کے حکم سے اس قصور پر جلا ڈالا گیا کہ وہاں خفیہ طریقہ سے شراب کی کشید اور فروخت کا کاروبار ہو رہا تھا۔

حرمتِ شراب اور اس کی تعمیل

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: کنت اسقی أبا عبیدۃ وأبا طلحۃ وأُبیّ بن کعب من فضیخ زھو وتمر فجاء ھم آت فقال: ان الخمر قد حرمت فقال أبو طلحۃ قم یا انس فھرقتھا فھرقتھا (رواہ البخاری کتاب الاشربہ باب نزل تحریم الخمر وھی من البسر والتمر ومسلم کتاب الاشربہ باب تعریف الخمر وسنن ابی داود والنسائی)

ترجمہ: حضرت انس خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ میں ایک موقع پر

ابی عبیدہ، ابوطلحہ، ابی بن کعب کو (کچی پکی) کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والے نے ندا دی کہ شراب کی حرمت کا حکم آ چکا ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت ابوطلحہؓ نے کہا کہ اے انس شراب کو بہا دو۔ چنانچہ میں نے شراب کو بہا دیا۔"

اس حکم قطعی آنے کے بعد مدینہ کی گلیوں میں شراب کو کثرت سے بہا دیا گیا۔ بعض نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اُس دن بارش کے پانی کی طرح شراب مدینہ کی گلیوں میں بہہ رہی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قام عمر علی المنبر فقال: اما بعد نزل تحریم الخمر وھی خمسة العنب والعنب والعسل والحنطة والشعیر والخمر ما خامر العقل۔ (بخاری)

ترجمہ: "حضرت عمرؓ منبر رسول پر اللہ کی حمد کے بعد خطبہ میں کہتے ہیں کہ حرمتِ شراب کا حکم آ گیا۔ اور وہ پانچ قسم کی ہے۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور گیہوں سے، نیز شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپتی ہے۔"

خمر کس کو کہتے ہیں؟

کل شیٔ یستر العقل یسمی خمرا لانھا سمیت بذالک لمخامرتھا للعقل وسترھا لہ۔

ترجمہ: "ہر وہ چیز جو عقل کو ڈھانپ لے خمر کہلاتی ہے۔ اسی سبب ہی سے اس کو عقل کا حجاب کہا گیا ہے۔"

العمامة۔ لان الرجل یُغَطِّی بھا رأسہ کما ان المراۃ تغطیہ بخمارھا۔

ترجمہ: "جیسے کہ عمامہ مرد کے سر کو ڈھانپ لیتا ہے اور خمار یعنی نقاب عورت کے منہ کو۔

خَمر۔ خَمِّرُوا الاناء واوکئوا السقاءَ التخمیر۔ التَّغطیة

ترجمہ: برتنوں کو ڈھانپو اور مشکیزہ کا منہ بند کرو۔ تخمیر یعنی ڈھانپنا۔

اَلْخَمَر۔ کل ما سَتَرَ۔ ہر چیز جو ڈھانپے (مراد ہے عقل کو)۔

حضرت امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ عنہ نے جب حرمتِ خمر کا آخری حکم آیا تو منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خطبہ دیا تھا اس میں شراب کا جو معنی انہوں نے بیان کیا وہ سب سے زیادہ مناسب ہے اور یہی شراب کی جامع و مانع تعبیر ہے۔

اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ (بخاری)

"شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔"

یہ تو معانی تھے شراب کے لغت اور اہلِ عرب کے نزدیک۔ اللہ تعالیٰ کے کلام سے بھی سَکَر کا لفظ ثابت ہے۔

تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا (سورۃ النحل - ٦٧)

جسے تم نشہ آور بنا لیتے ہو۔

نیز سابقہ اوراق میں احادیثِ مبارکہ میں اَسْكَرَ کا لفظ متعدد بار آچکا ہے جس کے معانی ہیں ہر نشہ آور چیز۔

خمر یعنی شراب اصل چیز ہے اور اس کے اور اس کی طرح کی اشیاء کے لیے اَسْكَرَ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یعنی ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ خمر نشہ آور چیز ہے اور ہر نشہ آور چیز عقل کو ڈھانپ لیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ نشہ میں مدہوش آدمی کسی بھلائی اور برائی کی تمیز نہیں کر پاتا۔

(باقی)